UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 5 | Issue 1 |June –December 2021
DOI:

اسلامی تہذیب پر مغربی تہذیب کے اثرات،اسباب وتدارک ایک تحقیقی جائزہ

A research review of Western influences, reasons and prevention on Islamic civilization

Shah Room Bacha
PhD Research Scholar in Islamic Studies, University of Malakand
Email: shahroomuom@gmail.com

Prof. Dr. Ata Ur Rahman
Chairman Deptt of Islamic Studies, University of Malakand
Email: ataurrahman3003@gmail.com

Dr. Janas khan
Assistant Professor in Islamic Studies, University of Malakand
Email: drjanaskhan9911@gmail.com
DOI:

Abstract:
Every nation in the world has its own culture and standard of living (way of life) that is a collective phenomenon. Every nation that professes its own faith with process and action, struggles to maintain its national identity as well, and does not mix and mingle itself up with alien civilization. Muslims also have a separate identity vis-à-vis other nations of the world, and if this cultural identity vanishes, then there will be no crystal clear difference between the Muslims and the Non-Muslims. If a group wants to dominate other nations and cultures without throwing down the glove at the opponent and launching a military war, the cultural invasion is the most powerful tool, for militarism often causes full swing reaction and tooth and nail fights from the rival group, resultantly the aggressors not only face shameful defeat even after a long time, but also admit their blunders. The victory fetched and provided by might and mine would not bear any sustainable results until the cultural occupation and pervade prevail for a long span of time.In the underlying article, the literal and standard definition of culture and cultural invasion will be explained in detail. After that a research review of the impacts, causes and influences of Western civilization on Muslims will be described in detail, and their prevention will be described in the light of the Quran. .
***Keywords**: Western influences, Islamic civilization, Western civilization, Quran.*

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 5 | Issue 1 |June –December 2021
DOI:

دنیا میں ہر قوم اور ہر ملت کی اپنی ایک جداگانہ، ثقافت اور معاشرت ہوتی ہے جو اس قوم کی اجتماعی پہچان کا مظہر ہوتی ہے اور ہر قوم جس دین کا عقیدہ رکھتی ہے وہ اس پر عمل کے ساتھ ساتھ مسلسل یہ کوشش کرتی رہتی ہے کہ ان کا ملیّ تشخص برقرار رہے اور کسی دوسری قوم اور ملّت کی تہذیب میں خلط ملط نہ ہو جائے۔ اگر کسی مذہب کے لوگ اپنے قومی لباس، طور طریقوں اور دیگر تشخصات سے ہاتھ دھو بیٹھیں تو پھر وہ جتنے بھی پڑھے لکھے، ہوشیار اور مادی لحاظ سے ترقی یافتہ ہوں تو بھی وہ ایک مستقل ملّت نہیں کہلاتے، بلکہ دنیا میں مذہبی اعتبار سے ان کا تشخص ہی ختم ہو جاتا ہے۔ مسلمان بھی دنیا کی دیگر قوموں کے درمیان اپنی علیحدہ ثقافت اور اجتماعی زندگی میں الگ پہچان رکھتے ہیں اور اگر یہ فرق ختم ہو جائے تو پھر ان کے اور کافروں کے درمیان ظاہری طور پر کوئی فرق باقی نہیں رہتا۔

ہر قوم کی ثقافت، زندگی کا انداز، لباس، عادات رسم ورواج اور خاص تہوار اس قوم کے دین، اعتقاد، اخلاق، تاریخ، طبیعی اور جغرافیائی محلِ وقوع کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں جن کا چھوڑنا حقیقت میں اپنی جان اور اپنی قوم سے اجنبی ہونے کے مترادف ہے۔

اقوامِ عالم کو ہمیشہ کے لئے زیرِ تسلّط رکھنے اور بغیر کسی لڑائی کے ان پر قبضہ کرنے کے لئے عسکری جنگ سے زیادہ ثقافتی یلغار مؤثّر ہوتی ہے، کیونکہ عسکری جنگ اکثر وبیشتر جانبِ مخالف سے بھرپور مقابلے اور ردِّ عمل کا سبب بنتا ہے، اور بالآخر اس کا نتیجہ حملہ آور قوم کی شکست ہوتی ہے، اگرچہ یہ شکست طویل عرصہ بعد کیوں نہ ہو۔ نیز عسکری جنگ کے ذریعے حاصل ہونے والی فتح اور تسلّط اس وقت تک پائیدار نہیں رہتا جب تک ثقافتی قبضہ طویل مدّت کے لئے باقی نہ رہے۔ تاتاریوں نے اگرچہ مسلمانوں کو بزورِ شمشیر فتح کر لیا تھا، لیکن ثقافتی لحاظ سے مسلمان کچھ ہی عرصہ میں دوبارہ فاتح بن کر ان پر حکومت کرنے لگے۔

ثقافت کی لغوی تعریف: ثقف ،یثقف، ثقافۃ ً باب سمع یسمع سے مصدر ہے جس کا معنیٰ ہے زیرک وچالاک ہونا۔ باب نصر سے دانائی میں غالب ہونے کے معنیٰ میں ہے، باب تفعیل سے ثقّف الرمح نیزے کو سیدھا کرنا اور ثقّف الولد بچے کو تعلیم یافتہ اور مہذّب بنانا۔([1])

ثقافت کی اصطلاحی تعریف: المعجم الوسیط میں یوں تعریف کی گئی ہے: الثّقافة :هي التمكّن من العلوم والمعارف والفنون والآداب التي يطلب الحذق فيها۔ یعنی ایسے علوم، معارف، فنون اور ایسے آداب پر قدرت رکھنا جن کا حصول مطلوب ہے۔([2])

ثقافتی یلغار: ثقافتی یلغار سے مراد مغرب کا غیر فوجی وسائل کے ذریعے مسلمانوں کو مسخّر کرنے اور ان کے عقائد، فکر، رسم ورواج، اخلاق اور زندگی گزارنے کے اسلامی ڈھانچے کو یکسر بدلنے کے لئے لڑنا ہیں، تاکہ مسلمان اپنے انفرادی تشخص سے محروم ہو جائیں اور انہیں زندگی کے تمام شعبوں میں مغرب کی تقلید کرنا پڑے۔ ثقافتی جنگ میں مسلمانوں کی ظاہری وجود کو نشانہ نہیں بنایا جاتا، بلکہ ان کے دین ،سوچ وفکر، معاشرتی رسم ورواج اور اخلاق کو ہدف بنا کر ان پر کاری ضرب لگائی جاتی ہے۔ کیونکہ یہی وہ باطنی عوامل ہیں جو کسی قوم کے افراد کو اپنا ظاہری اور معنوی وجود کو بچانے اور حملہ آوروں کا مقابلہ کرنے کے لئے جنگ کے صفِّ اوّل میں کھڑا کرتے ہیں۔ چنانچہ جب بھی ان باطنی قوّتوں کو آہستہ آہستہ منظّم طریقے سے ختم کیا جاتا ہے تو دشمن کے ساتھ ظاہری لڑائی کا تصوّر خود بخود ختم

1۔ بلیلاوی، ابو الفضل مولانا عبد الحفیظ، مصباح اللغات، المیزان اردو بازار لاہور، ۲۰۰۴ء، ص ۹۴

2۔ اساتذہ کی کمیٹی، المعجم الوسیط، دار البحار بیروت، طبع اوّل، ۲۰۰۷ء، ص ۲۰۰

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 5 | Issue 1 |June –December 2021
DOI:

ہو جاتا ہے، جس کے نتیجے میں فاتح قوم ہر قسم کے مالی اور جانی نقصان سے محفوظ رہتا ہے اور بغیر کسی لڑائی کے اسے اپنا مقصود بھی ہاتھ آجاتا ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے آج سے چودہ سو سال قبل اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم کی روشنی میں آنے والے ایّام کے بارے میں جو پیش گوئیاں کی تھیں وقتاً فوقتاً اس کا ظہور ہو رہا ہے، چنانچہ آپ علیہ السلام نے فرمایا:"لتتبعن سنن من قبلكم شبرا بشبر، وذراعا بذراع، حتى لو سلكوا جحر ضب لسلكتموه" قلنا يا رسول الله: اليهود، والنصارى قال:" فمن"([3]) کہ تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کی (ایسی زبردست پیروی کروگے (حتیٰ کہ) ایک ایک بالشت اور ایک ایک گز پر (یعنی ذرا سا بھی فرق نہ ہوگا) حتیٰ کہ اگر وہ لوگ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی داخل ہوگے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہود و نصاری مراد ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اور کون مراد ہو سکتا ہے۔

اگر آج ہم مسلم معاشرے پر ایک نظر ڈالیں تو وہ مغربی ثقافت سے مرعوب و متأثر نظر آرہے ہیں اور انہوں نے مغربی ثقافت اور کلچر کو اپنا کر اسلامی ثقافت اور تعلیمات کو نظر انداز کیا ہوا ہے۔ سیاست میں اسلام کا مطمح نظر حکومت الٰہی ہے اور مغرب کا حکومتِ قومی، اسلام کا رخ بین الاقوامیّت ہے اور مغرب کا مقصود قومیّت ہے۔ معاشیات میں اسلام اکلِ حلال اور حرمتِ سود پر زور دیتا ہے اور مغرب کا سارا معاشی نظام سود اور حرام خوری پر چل رہا ہے۔ اخلاقیات میں اسلام ستر و حجاب، حدود مرد و زن، اور عدم اختلاط کا حکم دیتا ہے اور مغرب خواتین کو نامحرم مردوں کے شانہ بشانہ لانے پر زور دیتا ہے۔ زیر نظر مقالہ میں مغربی تہذیب کے یلغار کے اسباب اور ان سے بچاؤ کے راستوں پر بحث کیا جائے گا اور ان سے بچاؤ کے طریقے قرآن و سنت کی روشنی میں بیان کیے جائیں گے۔

مغربی تہذیب کے یلغار کے اسباب:

سیاست کے ذریعے سے:

ان کا سب سے پہلا راستہ سیاست ہے کیوں کہ اس کے ذریعے وہ کسی بھی مسلمان ملک کے بااثر لوگوں پر قابض ہو سکتا ہے، اس لئے اس میں وہ مختلف راستوں سے حملہ کرتے ہیں۔

عہدوں کے واسطہ سے: سیاسی حوالے سے مغربی ثقافت یہ ہے کہ عہدوں کو طلب کیا جاتا ہیں، اور اس کے لئے باقاعدہ لابنگ، اشتہار بازی اور ایڑی چوٹی کی زور آزمائی کی جاتی ہے، حالانکہ قرآن و سنّت کی تعلیمات یہ ہیں کہ حکومت اور عہدہ ایک مسئولیّت ہے، کوئی ایسا حق نہیں جس کے حصول کے لئے انسان جدّوجہد کرکے اس کو طلب کرے۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:"كلكم راع، وكلكم مسئول عن رعيته، الإمام راع ومسئول عن رعيته"۔ ([4]) کہ تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور اس کی رعیت کے متعلق باز پرس ہوگی امام (خلیفہ) حاکم ہے اس سے اس کی رعیت کی بابت پوچھ گچھ ہوگی۔ اس حدیث کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اس کو ایک ذمہ داری سمجھ کر اس سے حتّی الامکان بچا جائے، الاّ یہ کہ انسان پر ضرورتاً آپڑے، تو پھر اس کو اچھے طریقے سے نبھائے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جب ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے کسی جگہ کی امارت کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:"يا أبا ذر! إنك

3۔ امام بخاری، ابوعبداللہ، محمد بن اسماعیل بن مغیرہ، صحیح البخاري، دار طوق النجاۃ بیروت، طبع اوّل، ۱۴۲۲ھ، ج۴، ص۱۶۹

4۔ صحیح البخاری، ج۲، ص۵

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 5 | Issue 1 |June –December 2021
DOI:

ضعیف، وإنها أمانة، وإنها يوم القيامة خزي وندامة، إلا من أخذها بحقها، وأدى الذي عليه فيها"-([5]) **"اے ابوذر! تم کمزور ہو، اور یہ (حکومت) ایک امانت ہے، اور قیامت کے دن رسوائی اور پشیمانی، الاّیہ کہ کوئی آدمی اس امانت کو برحق طریقے سے لے اور اس پر اس کے جو حقوق عائد ہوتے ہیں، انہیں ٹھیک ٹھیک ادا کرے۔**

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "إنكم ستحرصون على الإمارة، وستكون ندامة يوم القيامة، فنعم المرضعة وبئست الفاطمة"-([6]) کہ عنقریب یقیناً تم امارت (حکومت) کے حرص کروگے، حالانکہ وہ قیامت کے دن پشیمانی کی باعث ہوگی، کیونکہ وہ دودھ پلانے والی تو بہت اچھی ہے اور دودھ چڑھانے والی بہت بری ہے۔

انتخابی راستہ سے: سیاست میں ایک اہم عنصر جو مغرب سے درآمد شدہ ہے اور اس نے مسلمانوں کو اچھی اور صاف ستھری قیادت سے محروم رکھاہے، وہ یہ کہ مغربی سیاست میں کسی کے انتخاب کا طریقہ یہ ہے کہ اکثر لوگ (مردوزن، مسلم وغیر مسلم) جس کو ووٹ دیں، اگرچہ وہ اخلاقی، دینی اور شرعی اعتبار سے گراوٹ کی انتہا پر کیوں نہ ہو۔ اسی کے بارے میں اقبالؒ نے بڑی اچھی بات کہی :

جمہوریت اِک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں بندوں کو گنا کرتے ہیں، تولا نہیں کرتے

یعنی جمہوریت میں بندوں کے اوصاف کو نہیں دیکھا جاتا، بس اُس کی گنتی کی جاتی ہے کہ کتنے آدمیوں کی رائے ہے۔

حالانکہ قرآن کا حکم ہے: وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِي الأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيلِ اللّهِ إِن يَتَّبِعُونَ إِلاَّ الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلاَّ يَخْرُصُونَ-([7]) ترجمہ: " اور اگر تم زمین میں بسنے والوں کی اکثریت کے پیچھے چلوگے تو وہ تمہیں اللہ کے راستے سے گمراہ کر ڈالیں گے۔ وہ تو وہم وگمان کے سوا کسی چیز کے پیچھے نہیں چلتے، اور ان کا کام اس کے سوا کچھ نہیں کہ خیالی اندازے لگاتے رہیں"۔

نااہلوں کو نوازنے اور عہدے دینے سے: مغربی سیاست میں ایک خرابی یہ ہے کہ جو جماعت جیت جائے، تو اپنے ہی جماعت کے افراد کو عہدوں سے نوازتے ہیں، اگرچہ دوسری جماعتوں یا افراد میں ان سے اچھے اور اہلیّت والے لوگ موجود ہوتے ہیں، اسلامی ممالک میں بھی اس خرابی کو من وعن قبول کیا گیا، جھوٹے، نااہل اور دھوکہ بازوں کو عہدوں سے نوازا جاتا ہے، اور اہل لوگوں کو آگے نہیں لایا جاتا۔ حالانکہ شریعت کا حکم تو یہ ہے کہ اگر کوئی حاکم اہل حضرات کو چھوڑ کر نااہل کو عامل اور ذمہ دار بنائے، تو اس نے اللہ تعالیٰ، اور اس کے رسول ﷺ اور مسلمانوں سے خیانت کا ارتکاب کیا۔ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:" من استعمل عاملا من المسلمين وهو يعلم أن فيهم أولى بذلك منه وأعلم بكتاب الله وسنة نبيه , فقد خان الله , ورسوله , وجميع المسلمين"([8]) کہ جو مسلمانوں میں سے کسی کو عامل بنائے، حالانکہ وہ جانتا ہو کہ ان میں اس سے بہتر کتاب اللہ اور سنّت رسول کو جاننے والا موجود ہے، تو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ خیانت کی۔

الزام تراشی اور مدمقابل امیدواروں کی تضحیک وحقارت سے: مغربی سیاست کے جزءلازم یہ ہے کہ وہ ٹی وی، عوامی اجتماعات، کانفرنسز اور دیگر مواقع پر عوام کو بدظن کرنے کے لئے مخالفین پر مختلف قسم کے الزامات لگاتے ہیں اور ان کو مزاح اور تضحیک کا نشانہ

5- امام مسلم، القشیری، ابوالحسین مسلم بن حجاج النیسابوری، صحیح مسلم، داراحیاالتراث العربی بیروت، سطن، ج۳، ص۱۴۹۷

6- صحیح البخاری، ج۹، ص۶۳

7- سورۃ الانعام:۱۱۶

8- البیھقی، ابوبکر احمد بن حسین بن علی، السنن الکبریٰ، دارالکتب العلمیۃ بیروت، طبع سوم، ۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۳ء، ج۱۰۔ ص۲۰۱

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 5 | Issue 1 |June –December 2021
DOI:

بناتے ہیں، نیز ان کو برے ناموں سے پکارتے ہیں تاکہ لوگ اس کے بارے میں منفی تاثّر قائم کرکے الزام لگانے اور بہتان تراشی کرنے والے امیدوار کو منتخب کریں۔ یہی چیز اسلامی ممالک میں اخلاقیات کے دائرے سے باہر ہو کر انتہاء کی حدود کو پار کرچکی ہے ،روزانہ ٹی وی پر اور عوامی اجتماعات میں ایک دوسرے کو گالیاں دی جاتی ہیں اور ایک دوسرے کی عزّتوں کو برسرِعام تار تار کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام میں بدگمانی، تمسخر، اور برے ناموں کے ساتھ پکارنے سے منع کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔ ([9]) اے ایمان والو! نہ تو مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑا رہے ہیں) خود ان سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں دوسری عورتوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ (جن کا مذاق اڑا رہی ہیں) خود ان سے بہتر ہوں۔ اور تم ایک دوسرے کو طعنہ نہ دیا کرو، اور نہ ایک دوسرے کو برے القاب سے پکارو۔ ایمان لانے کے بعد گناہ کا نام لگنا بہت بری بات ہے۔ اور جو لوگ ان باتوں سے باز نہ آئیں تو وہ ظالم لوگ ہیں۔ اسی آیت سے اگلی آیت میں ارشاد فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ۔ ([10])

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو، بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، اور کسی کی ٹوہ میں نہ لگو اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو خود تم نفرت کرتے ہو، اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، بہت مہربان ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا فرمان مبارک ہے: سباب المسلم فسوق، وقتاله كفر۔([11]) "مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے"۔ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:" إياكم والظن، فإن الظن أكذب الحديث، ولا تحسسوا، ولا تجسسوا، ولا تنافسوا، ولا تحاسدوا، ولا تباغضوا، ولا تدابروا، وكونوا عباد الله إخوانا۔ ([12]) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا تم بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹ بات ہے اور نہ ہی تم ایک دوسرے کے ظاہری اور باطنی عیب تلاش کرو اور حرص نہ کرو اور حسد نہ کرو اور بغض نہ کرو اور نہ ہی ایک دوسرے سے روگردانی کرو اور اللہ کے بندے اور بھائی بھائی ہو جاؤ۔

معیشت کے راستے سے:

معیشت پر قبضہ سے ہر قوم غلام بن جاتا اور غلام قوم کے اپنے اطوار غلامی کی تصور کی وجہ سے ختم ہو جاتی، اس لئے معیشت پر قبضہ کرنے کے لئے ان کے طریقے کچھ یوں ہوتے ہیں:

9۔ سورۃ الحجرات:۱۱

10۔ سورۃ الحجرات:۱۲

11۔ صحیح البخاری، ج۱، ص۱۹

12۔ صحیح مسلم، ج۴، ص۱۹۸۵

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 5 | Issue 1 |June –December 2021
DOI:

سود کو فروغ دینے سے: مغرب میں سود کو تجارت اور کاروبار کا ایک اہم عنصر کی حیثیت حاصل ہے ان کے دیکھا دیکھی اسلامی ممالک میں بھی سود نے ایک وباء کی صورتِ حال اختیار کی ہے، چنانچہ درآمد برآمد، قرض اور دیگر لین دین کی عمارت سود پر استوار ہے، یہاں تک کہ مہینہ بھر پہلے پاکستان کے انتظامی طور پر سب سے بڑے سربراہ نے برسرِ عام علماء سے سود کی گنجائش نکالنے کی اپیل کی۔ حالانکہ قرآن اور احادیث میں سود کی حرمت واشگاف الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے: الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لاَ يَقُومُونَ إِلاَّ كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُواْ إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىَ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللّهِ وَمَنْ عَادَ فَأُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ-([13]) جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قیامت میں) اٹھیں گے تو اس شخص کی طرح اٹھیں گے جسے شیطان نے چھو کر پاگل بنادیا ہو، یہ اس لیے ہوگا کہ انہوں نے کہا تھا کہ: بیع بھی تو سود ہی کی طرح ہوتی ہے۔ حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ لہٰذا جس شخص کے پاس اس کے پروردگار کی طرف سے نصیحت آگئی اور وہ (سودی معاملات سے) باز آگیا تو ماضی میں جو کچھ ہوا وہ اسی کا ہے۔ اور اس (کی باطنی کیفیت) کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے۔ اور جس شخص نے لوٹ کر پھر وہی کام کیا تو ایسے لوگ دوزخی ہیں، وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔

حضور اکرم ﷺ نے بھی سود کھانے، کھلانے، لکھنے اور گواہ بننے والے پر لعنت فرمائی: "لعن رسول الله ﷺ آكل الربا، ومؤكله، وكاتبه، وشاهديه، وقال: ''هم سواء" ([14]) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سود کھانے والے اور کھلانے والے، سود لکھنے والے اور اس کی گواہی دینے والوں پر لعنت فرمائی اور ارشاد فرمایا یہ سب گناہ میں برابر شریک ہیں۔

ایک اور حدیث میں سود کا کم سے کم درجہ ماں کے ساتھ زنا کرنے کے برابر قرار دیا: عن النبي ﷺ قال: الربا ثلاثة وسبعون بابا، أيسرها مثل أن ينكح الرجل أمه، وإن أربى الربا عرض الرجل المسلم-([15])

برہنہ خواتین وحضرات کے اشتہارات کے ذریعے: اہلِ مغرب نے عورت کو ننگا کرکے ان کے ذریعے سے اپنی مصنوعات کو مارکیٹ میں بیچنے اور پذیرائی دلانے کے لئے استعمال کیا۔ اہل مغرب کو دیکھتے ہوئے مسلمانوں نے بھی یہی کام شروع کیا، چنانچہ نہ صرف یہ کہ مصنوعات پر، بلکہ بڑے بڑے سائن بورڈ کو خواتین کی نیم عریاں تصاویر سے سجا کر لگادئے۔ حالانکہ اسلام نے سختی کے ساتھ تصاویر کی مذمّت بیان کی ہے، چنانچہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: إن أشد الناس عذابا عند الله يوم القيامة المصورون- ([16]) کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔ ایک اور جگہ نبی علیہ السلام نے ایک صحابی کو ارشاد فرمایا :"ارجع إلى ثوبك فخذه، ولا تمشوا عراة"-([17]) واپس ہو کر اپنا کپڑا لے لو، ننگے مت پھرو۔ اسی طرح حضرت علی کرّم اللہ وجہہ

13۔ سورۃ البقرہ:۲۷۵

14۔ صحیح مسلم، ج۳، ص۱۲۱۹

15۔ امام حاکم، ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ، المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۴۱۱ھ / ۱۹۹۰ء، ج۲، ص۴۳

16۔ صحیح البخاری، ج۷، ص۱۶۷

17۔ صحیح مسلم، ج۱، ص۲۶۸

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 5 | Issue 1 |June –December 2021
DOI:

کو فرمایا: لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرَنَّ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ۔ ([18]) حضرت علی (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا (کسی کے سامنے) اپنی ران مت کھول اور نہ ہی کسی مردہ یا زندہ کی ران کی طرف دیکھ۔

معاشرتی بے راہ روی کے ذریعے سے: مغربی ثقافت کی بعض ایسی روایات جو انتہائی سرعت اور تیزی کے ساتھ مسلم معاشرے میں فروغ پا رہی ہیں اور ان کے رسم ورواج اور رہن سہن اور معاشرت پر اثر انداز ہو چکی ہیں درج ذیل:۔

مختلف ایّام منانے کے ذریعے بے حیائی پھیلانے سے: ایک اور وبا جو مغرب سے آکر مسلمان لڑکوں اور لڑکیوں میں تیزی کے ساتھ مقبولیّت حاصل کر رہی ہے وہ مختلف ایّام منانا ہے۔ جیسے کہ نیو ایئر ڈے، ویلنٹائن ڈے، اپریل فول وغیرہ اب یہ ایّام ہیں کیا اور شریعت میں اس کے منانے کا کیا حکم ہے، اس کو ترتیب وار ذکر کرنا مناسب ہو گا

الف: نیو ایئر ڈے: عیسوی سال کے شروع ہونے کے دوران جنوری کی پہلی تاریخ کو رات کو نوجوان مرد وخواتین آتش بازی، ہلڑ بازی اور موٹر سائیکل اور دیگر گاڑیوں کے سائلنسر نکال کر شور شرابہ کرتے ہیں، جس سے مریض، آرام کرنے والے مرد وخواتین، بچے اور بوڑھے پریشان ہو جاتے ہیں، حالانکہ شریعت نے ایک مسلمان کی صفت یہ بیان کی ہے، کہ دوسرے لوگ اس کی زبان اور ہاتھ (قول اور فعل) کے شر سے محفوظ ہو جیسا کہ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے: المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده۔([19]) کہ پکا مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ ہوں۔

ب: ویلنٹائن ڈے: یہ دن دنیا بھر میں ہر سال چودہ فروری کو محبت کے دن کے طور پر منایا جاتا ہے، برطانیہ میں ویلنٹائن ڈے سردیوں کے اختتام پر جنگلوں میں پرندوں کے ملاپ کی علامت کے طور پر منایا جاتا تھا اس موقع پر نوجوان ان لڑکیوں کی کھڑکیوں کی چوکھٹ پر پھولوں کے گلدستے رکھتے تھے جن سے وہ محبّت کرتے تھے، پھر ان کے پوپ نے اس دن کو سینٹ ویلنٹائن کی قربانی سے منسوب کرتے ہوئے چودہ فروری کو محبت کے تہوار کا نام دیا جو کہ خالصتاً عیسائیوں کا ایک مذہبی تہوار ہے، جس کے تانے بانے قدیم رومن کی غیر اسلامی تہذیب سے جڑے ہوئے ہیں اور جسے آج مسلمان بڑے فخر اور انبساط کے ساتھا مناتے ہیں، اور عسائیوں کی پیروی کرتے ہوئے غیر محرم لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے کو تحفے میں گلاب کے پھول اور کارڈو غیرہ دیتے ہیں۔ حالانکہ حضور اکرم ﷺ نے کفّار کی مشابہت او رنقّالی سے منع کرتے ہوئے فرمایا: "من تشبه بقوم فهو منهم"۔ ([20]) جس شخص نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی، تو وہ انہی میں سے ہو گا قیامت میں اس کے ساتھ حشر ہو گا۔

ج: اپریل فول: یکم اپریل کو لوگوں کے ساتھ مزاح کرکے ان کو بے وقوف بنانے کے لئے جھوٹ بولا جاتا ہے، جس سے لوگ ڈر جاتے ہیں، اور کبھی تو نوبت ہارٹ اٹیک اور موت تک پہنچ جاتی ہے۔ حالانکہ ایک مسلمان ہونے کی حیثیّت سے جھوٹ بولنا اور مسلمانوں کو ڈرانا ناجائز اور حرام ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے: "وإن الكذب يهدي إلى الفجور، وإن الفجور يهدي إلى النار، وإن

18۔ أبو داؤد، سلیمان بن اشعث، السجستانی، سنن أبی داؤد، المکتبۃ العصریۃ، بیروت، سطن، ج۳، ص۱۹۶

19۔ صحیح البخاری، ج۱، ص۱۱

20۔ سنن أبی داؤد، ج۴، ص۴۴

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 5 | Issue 1 |June –December 2021
DOI:

الرجل ليكذب حتى يكتب عند الله كذابا"([21]) **اور جھوٹ بدکاری کی طرف اور بدکاری دوزخ کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کاذبین میں لکھا جاتا ہے۔**

ایک اور جگہ پر جھوٹ بولنے والے کی سزا کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: "أما الذي رأيته يشق شدقه، فكذاب يحدث بالكذبة، فتحمل عنه حتى تبلغ الآفاق، فيصنع به إلى يوم القيامة"-([22]) **وہ آدمی جسے تم نے دیکھا کہ اس کا گلپھڑا چیرا جارہا ہے وہ شخص جھوٹا ہے جو جھوٹی باتیں بیان کرتا تھا اور اس سے سن کر لوگ دوسروں سے بیان کرتے تھے یہاں تک کہ جھوٹی بات ساری دنیا میں پھیل جاتی ہے اس کے ساتھ قیامت تک ایسا ہی ہوتا رہے گا۔**

اسی طرح مسلمانوں کو ڈرانے سے منع کرتے ہوئے فرمایا: من روع مؤمنا لم يؤمن الله روعته يوم القيامة-([23]) **جس شخص نے کسی مؤمن کو ڈرایا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے خوف کو زائل (ختم) نہیں کرے گا۔**

وضع قطع اور لباس کی آزادی سے: مسلمان وضع قطع، کھانے پینے اور لباس میں بھی یورپ کی نقالی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ جب کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: "ليس منا من تشبه بغيرنا، لا تشبهوا باليهود ولا بالنصارى، فإن تسليم اليهود الإشارة بالأصابع، وتسليم النصارى الإشارة بالأكف"-([24]) **کہ جس نے ہمارے علاوہ کسی اور کی مشابہت اختیار کی اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو۔ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے اور عیسائیوں کا سلام ہاتھ سے اشارہ کرنا ہے۔**

کھانے میں مشابھت سے منع کرتے ہوئے فرمایا: "لا تقطعوا اللحم بالسكين فإنه من صنيع الأعاجم، وانهسوه فإنه أهنأ وأمرأ"-([25]) **چھرے سے کاٹ کر نہ کھاؤ اس لئے کہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے اور اسے دانتوں سے نوچ کر کھاؤ اس لئے کہ یہ طریقہ زیادہ لذت والا اور جلدی ہضم کرنے والا ہے۔**

لباس کے بارے میں فرمایا: "صنفان من أهل النار لم أرهما، قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها الناس، ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات، رءوسهن كأسنمة البخت المائلة، لا يدخلن الجنة، ولا يجدن ريحها، وإن ريحها ليوجد من مسيرة كذا وكذا"-([26]) دوزخیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ انہیں میں نے نہیں دیکھا ایک قسم تو اس قوم کے لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس گایوں کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے اور وہ لوگوں کو ان کوڑوں سے ماریں گے اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے کہ جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی دوسرے لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور

21۔ صحیح البخاری، ج۸، ص ۲۵

22۔ صحیح البخاری، ج۲، ص ۱۰۰

23۔ البیھقی، ابو بکر أحمد بن حسین بن علی، شعب الایمان، مکتبۃ الرّشد ریاض سعودیہ، طبع اوّل، ۱۴۲۳ھ / ۲۰۰۳ء، ج۱۳، ص ۴۴۹

24۔ ترمذی، ابو عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ، الجامع الصحیح سنن الترمذي، مکتبۃ المصطفیٰ البابی الحلبی مصر، طبع دوم، ۱۳۹۵ھ، ۱۹۷۵، ج۵، ص ۵۶

25۔ سنن أبي داؤد، ج۳، ص ۳۴۹

26۔ صحیح مسلم، ج۳، ص ۱۶۸۰

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 5 | Issue 1 |June –December 2021
DOI:

خود بھی مائل ہوں گی ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح ایک طرف کو جھکے ہوئے ہوں گے اور یہ عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے آتی ہو گی۔

میڈیا پر قبضہ اور ان کے بے لگام استعمال سے: اگر ہم اسلامی ممالک میں میڈیا کی ہر قسم (اشاعتی میڈیا، صوتی میڈیا، تصویری میڈیا) کی موجودہ عملی حالت کو دیکھیں تو نظر آتا ہے کہ یہ میڈیا اسلامی دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کے مفاد کی بجائے مغرب کے مفاد اور مغرب کی ثقافت کے لیے کام کر رہا ہے مثال کے طور پر مسلمانوں کے پاس اپنے ٹی وی چینلز تو ہیں لیکن بجائے اس کے کہ اس کے ذریعے لوگوں کے سامنے اسلامی اور ملی اقدار کا تعارف کرایا جائے الٹا دن رات مغربی طرز پر زندگی گزارنے کی تلقین کی جاری ہے، ایسے واقعات اور پروگرام نشر کیے جاتے ہیں جن کو دیکھ کر مسلمان ناظرین کے دلوں میں اسلامی اقدار اور اپنے قومی اور تاریخی اقدار اجنبی معلوم ہوتے ہیں۔ جس کی وجہ سے مسلمان خواہش پرستی، فیشن اور مغربی معاشرے کی تقلید پر آمادہ ہو جاتے ہیں، نوجوان مردوں اور عورتوں و مسلم معاشرے اور اس کے طور طریقوں کے خلاف آزادی کا نام لے کر بے پردگی، گالم گلوچ، پر آمادہ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ مدینہ منوّرہ تشریف آوری کے وقت نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے جو پیغام جاری فرمایا وہ سلام کو پھیلانے کا تھا: "وكان أول شيء تكلم به أن قال:"يا أيها الناس، أفشوا السلام "-([27])

افشائے سلام سے لفظ السلام علیکم بھی مراد ہے، لیکن اس کا لغوی معنیٰ مطلق سلامتی اور خیر خواہی پھیلانا ہے، گویا کہ اسلامی معاشرے میں میڈیا کا کام دینی اقدار اور سلامتی پھیلانا ہے، نہ کہ ہلاکت، بربادی اور بے حیائی۔ اللہ تعالیٰ نے فحاشی پھیلانے والوں کے بارے فرمایا: إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لا تَعْلَمُونَ-([28])

یاد رکھو کہ جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلے، ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

تعلیم کے ذریعے سے: عوام کی ترقی اور زوال کا راز ان کی تعلیم و تربیّت میں پوشیدہ ہوتا ہے، جو قوم تعلیم و تربیّت کے میدان میں دیگر اقوام سے آگے ہو وہ ترقّی کے میدان میں بھی دوسروں سے آگے ہوتی ہے، لیکن بدقسمتی سے مسلمان تعلیمی میدان میں بھی مغرب کی فکر و ثقافت سے مرعوب ہو کر ان کے طور طریقوں مثلاً مخلوط نظام تعلیم، بے پردگی، بے ادبی وغیرہ کو اپنائے ہوئے ہیں۔

ا۔ مخلوط نظام تعلیم: مسلم ممالک نے مغرب سے متاثّر ہو کر اپنی یونیورسٹیوں میں مخلوط نظامِ تعلیم کو رواج اور فروغ دیا، جس میں مسلمان نوجوان لڑکے نامحرم خوبرو لڑکیوں کے ساتھ ایک ہی کلاس میں پڑھتے ہیں، حالانکہ حضور اکرم ﷺ نے مساجد جو کہ روئے زمین پر سب سے بہترین جگہیں ہیں میں بھی مرد و خواتین کے اختلاط سے منع فرمایا: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ:"كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ، وَمَكَثَ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ"قَالَ ابْنُ شِهَابٍ:"فَأُرَى وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَنَّ مُكْثَهُ لِكَيْ يَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ مَنِ انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ"-([29]) حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی

27۔ الجامع الصحیح سنن الترمذي، ج۴، ص ۶۵۲

28۔ سورۃ النور:۱۹

29۔ صحیح البخاری، ج۱، ص ۱۶۷

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 5 | Issue 1 |June –December 2021
DOI:

ہیں: کہ رسول اکرم ﷺ سلام پھیرتے تو خواتین کھڑے ہوکر چلی جاتیں اور نبی علیہ السلام کچھ دیر ٹھہرتے۔ ابن شہاب زھریؒ فرماتے ہیں : کہ میرا خیال یہ ہے کہ نبی علیہ السلام کا ٹھہرنا اس لئے تھا تاکہ عورتیں نکل جائیں اور مرد ان کو نہ پائیں۔یعنی مردوں اورعورتوں کا اختلاط نہ ہو۔ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:"خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا۔"[30]رسول اکرم ﷺ فرماتےہیں: مردوں کی بہترین صفیں پہلی اور بدترین آخری ہیں اور عورتوں کی بہترین صفیں آخری اور بہترین اوّل ہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" :لَوْ تَرَكْنَا هَذَا الْبَابَ لِلنِّسَاءِ" قَالَ نَافِعٌ :"فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ، حَتَّى مَاتَ"۔[31] حضوراکرم ﷺ نے فرمایا: اگر یہ دروازہ عورتوں کے لئے چھوڑدیاجائے تو اچھاہوگا۔نافع فرماتےہیں: کہ ابن عمرؓ وفات تک اس دروازے سے داخل نہیں ہوئے۔

۲۔ بے پردگی: ہمارے نظامِ تعلیم میں ایک اور چیز جو مشرقی اور اسلامی اقدار وروایات کے برعکس مغربی ثقافت کا مظہر ہے وہ بے پردگی ہے، جس کی وجہ سے مسلمان بچے پڑھنے اور تعلیم کے میدان میں آگے بڑھنے سے رہ جاتے ہیں، مسلم نوجوان کتابوں پر توجہ دینے کی بجائے، لڑکیوں پر زیادہ توجہ دینے لگتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ شیطان اس کام میں ان کا معاون ہوتا ہے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "المرْأَةُ عَوْرَةٌ، فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ"۔[32] نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے کیونکہ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے بہکانے کے لئے موقع تلاش کرتا رہتا ہے۔

۳۔ اساتذہ کی بے ادبی: مغربی نظامِ تعلیم میں ایک خرابی جو اسلامی اصولوں کے متضاد اور متصادم ہے وہ اساتذہ اور بڑے افراد کی توقیر اور تعظیم نہ کرنا ہے، چنانچہ طلبہ کا اساتذہ کے ساتھ بداخلاقی سے پیش آنا اور ان کے خلاف گروپ بندی کرنا ایک معمول کی بات بن گئی ہے۔ حالانکہ اسلامی معاشرت ہمیں علماء، اساتذہ اور بڑوں کی توقیر کا حکم دیتا ہے، رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: أنس بن مالك يقول: جاء شيخ يريد النبي ﷺ فأبطأ القوم عنه أن يوسعوا له، فقال النبي ﷺ:"ليس منا من لم يرحم صغيرنا ويوقر كبيرنا"[33] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بوڑھا شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی غرض سے حاضر ہوا لوگوں نے اسے راستہ دینے میں تاخیر کی تو آپ نے فرمایا جو شخص کسی چھوٹے پر شفقت اور بڑے کا احترام نہ کرے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

۴۔ مغربی زبان کو اہمیّت دینا: اگرچہ مختلف زبانوں کو سیکھنا اور سمجھنا اسلام میں منع نہیں، لیکن اس کا مقصد یہ بھی نہیں کہ آدمی اپنی ہی قومی اور اسلامی زبان کو بھلا کر غیروں کی زبان کو حرزِ جان بنائے، جب موجودہ تعلیمی نظام کو ہم دیکھتے ہیں تو انگریزی کو اتنی اہمیّت دی گئی ہے کہ اردو اور عربی زبان کو طاقِ نسیان میں رکھ کر قصّہ پارینہ بنا دیا گیا ہے۔ حالانکہ مسلمان ہونے کے ناطے عربی کے ساتھ محبّت کا حکم

30۔ صحیح مسلم، ج۱، ص۳۲۶

31۔ سنن أبي داود، ج۱، ص۱۲۶

32۔ الجامع الصحیح سنن الترمذي، ج۳، ص۴۶۸

33۔ الجامع الصحیح سنن الترمذي، ج۴، ص۳۲۱

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 5 | Issue 1 |June –December 2021
DOI:

دیا گیا ہے: قال رسول الله ﷺ: " أحبوا العرب لثلاث: لأني عربي والقرآن عربي وكلام أهل الجنة عربي "([34])رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "عرب کے ساتھ محبّت رکھو! کیونکہ میں بھی عربی ہوں، قرآن بھی عربی ہے اور اہلِ جنّت کی زبان بھی عربی ہے۔

نیز فرمایا: قال رسول الله ﷺ:"من أحسن منكم أن يتكلم بالعربية فلا يتكلمن بالفارسية فإنه يورث النفاق"-([35]) کہ جو آدمی اچھی طرح عربی میں بات کر سکتا ہو تو وہ فارسی میں بات نہ کرے کیونکہ یہ نفاق پیدا کرتی ہے۔

مغرب کی ثقافتی یلغار سے بچنے کی تدابیر:

مغربی ثقافت ہمارے اخلاق، معاشرت، سیاست، تعلیم اور گھریلوں نظام میں اس حد تک سرایت کر چکا ہے، کہ ہر مسلمان اس کو اپنی ثقافت سمجھنے لگا ہے، لیکن ایک مسلمان ہونے کی حیثیّت سے ہمارے لئے غیروں کی ثقافت سے بچنا ضروری ہے، اب ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں اور اپنی اولاد اور متعلّقین کو کیسے بچائیں گے، تو ہمیں قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں دی گئے احکامات کو اپنے عملی زندگی میں لانا ہوگا اور ان ارشادات پر عمل کرنا ہوگا جن میں نبی کریم ﷺ نے ہمیں یہود و نصاری کی دوستی کرنے اور ان کے طور طریقوں کو اپنانے سے منع کیا ہے۔ ذیل میں مغرب کی ثقافتی یلغار سے بچنے کے لئے آیات قرآنی اورارشادات نبوی میں بتائے ہوئے طریقے بیان کیئے جاتے ہیں:

دشمن کو پہچاننا: جب تک دشمن کا پتہ نہ ہو تو اس کی ضرر سے بچنا مشکل ہوتا ہے، اس لئے ایک مسلمان کو اپنے دشمن کے بارے میں علم ہونا لازمی ہے، تاکہ اس کے شر سے بچ سکے۔ قرآن وسنت نے واشگاف الفاظ میں اس دشمن کو واضح کیا: "لا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءهُمْ أَوْ أَبْنَاءهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ"-([36]) جو لوگ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، ان کو تم ایسا نہیں پاؤ گے کہ وہ ان سے دوستی رکھتی ہوں، جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی ہے، چاہے وہ ان کے باپ ہوں، یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاء تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاء مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاء السَّبِيلِ"-([37]) اے ایمان والو! اگر تم میرے راستے میں جہاد کرنے کی خاطر اور میری خوشنودی حاصل کرنے کے لیے (گھروں سے) نکلے ہو تو میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو ایسا دوست مت بناؤ کہ ان کو محبت کے پیغام بھیجنے لگو، حالانکہ تمہارے پاس جو حق آیا ہے، انہوں نے اس کو اتنا جھٹلایا ہے کہ وہ رسول کو بھی اور تمہیں بھی صرف اس وجہ سے (مکے سے) باہر نکالتے رہے ہیں کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لائے ہو۔ تم ان سے خفیہ طور پر دوستی کی بات کرتے ہو، حالانکہ جو کچھ تم خفیہ طور پر کرتے ہو، اور جو کچھ علانیہ کرتے ہو، میں اس سب کو پوری طرح جانتا ہے۔ اور تم میں سے کوئی بھی ایسا کرے، وہ راہ راست سے بھٹک گیا۔

34۔ المستدرک، ج۴، ص ۹۷
35۔ المستدرک، ج۴، ص ۹۸
36۔ سورۃ المجادلۃ: ۲۲
37۔ سورۃ الممتحنۃ: ۱

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ"- ([38]) **اے ایمان والو! یہودیوں اور نصرانیوں کو یار و مددگار نہ بناؤ یہ خود ہی ایک دوسرے کے یار و مددگار ہیں اور تم میں سے جو شخص ان کی دوستی کا دم بھرے گا تو پھر وہ انہی میں سے ہوگا۔ یقیناً اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔**

"وَلاَ تَتَّبِعْ أَهْوَاءهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللّهُ إِلَيْكَ"-([39]) **اور ان کی خواہشوں پر عمل نہ کیجئے، اور ان لوگوں سے احتیاط رکھیے کہ کہیں وہ آپ کو فتنہ میں نہ ڈالدیں، آپ پر اللہ کے اتارے ہوئے کسی حکم سے۔**

"من كثر سواد قوم فهو منهم، ومن رضي عمل قوم كان شريكا في عمله"([40]). **جو کسی قوم کی جماعت کو بڑھائے تو وہ ان میں سے ہے اور جو کسی قوم کے کسی عمل پر راضی ہوا تو وہ اس عمل میں ان کے ساتھ شریک شمار ہوگا۔**

ان کی مشابہت اختیار کرنے سے بچنا:"مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ"-([41]) **جس شخص نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی (کھانے، پینے، لباس، رہن سہن میں) تو وہ انہی میں سے ہوگا قیامت میں اس کے ساتھ حشر ہوگا۔**

ان کے ساتھ دوستی سے پرہیز کرنا:"مَنْ أَحَبَّ قَوْمًا حَشَرَهُ اللَّهُ فِي زُمْرَتِهِمْ"-([42]) **جو کسی قوم سے محبّت کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا حشر انہی کے ساتھ کرے گا۔**

پڑوسی ہونے اوران کے ساتھ رہن سہن سے بچنا:"لَا تُسَاكِنُوا الْمشْرِكِينَ، وَلَا تُجَامِعُوهُمْ، فَمَنْ سَاكَنَهُمْ أَوْ جَامَعَهُمْ فَهُوَ مِثْلُهُمْ"-([43]) **آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا مشرکین کے ساتھ رہائش نہ رکھو اور نہ ان کے ساتھ مجلس رکھو کیونکہ جو شخص ان کے ساتھ مقیم ہوا یا ان کی مجلس اختیار کی وہ انہی کی طرح ہو جائے گا۔**

"أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ"- قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ؟ قَالَ:"لَا تَرَاءَى نَارَاهُمَا"-([44])

"میں ایسے ہر مسلمان سے بری الذمہ ہوں جو مشرکین کے درمیان رہتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیوں بیزار ہیں؟ فرمایا:"مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مشرک سے اتنی دور رہیں کہ دونوں کو ایک دوسرے کی آگ دکھائی نہ دے"۔

قال حذيفة: "ليتق أحدكم أن يكون يهودياً أو نصرانياً وهو لا يشعر"- ([45]) **حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ تم میں سے ہر ایک اس بات سے بچے کہ وہ غیر شعوری طور پر یہودی یا نصرانی بن جائے۔**

38۔ سورۃ المائدۃ:۵۱

39۔ سورۃ المائدۃ:۴۹

40۔ المتقی، الہندی، علی بن حسام الدین، کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، مؤسسۃ الرسالۃ بیروت، ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء، ج۹، ص ۲۲

41۔ سنن أبي داود، ج۴، ص ۴۴

42۔ الھیثمی، نورالدین، علی بن ابی بکر، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، مکتبۃ القدسی قاھرہ، مصر، ۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۴ء، ج۱۰، ص ۲۸۱

43۔ الجامع الصحیح سنن الترمذي، ج۴، ص ۱۵۶

44۔ سنن أبي داود، ج۳، ص ۴۵

45۔ الخلّال، أبو بكر أحمد بن محمد بن هارون البغدادی الحنبلی، السنۃ لأبی بکر الخلّال، دار الرّایۃ ریاض السعودیۃ، طبع اوّل، ۱۴۱۰ھ / ۱۹۸۹ء، ج۵، ص ۵۷۔

UOCHJRS, ISSN: 2616-6496, Vol. 5 | Issue 1 |June –December 2021
DOI:

نتیجہ: ان تمام آیات اور روایات سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ مشرکین اور یہود ونصاریٰ کے طور طریقوں اور ان کی ثقافت کو اختیار کرنے سے گریز کریں، ایسا نہ ہو کہ قیامت کی دن حشر بھی ان کے ساتھ ہو، اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔